نظام المدارس

و

امتحانی قواعد وضوابط

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''اسلام'' دینِ فطرت ہے اورعقائد،عبادات،معاملات اور اخلاقیات سے متعلق اس کی جملہ تعلیمات منظم، مربوط اور منضبط ہیں۔''اسلام''،مسلمان کو محض ایک قانونی شخصیت کے سانچے میں ڈھالنا نہیں چاہتا بلکہ قانونی ضوابط کے ساتھ ساتھ رضا کارانہ اخلاقی بندشیں عائد کر کے ایک مربوط قانونی اور اخلاقی شخصیت تشکیل دینا چاہتا ہے،جو اس دنیا کو حقیقی عروج اور امن وسکون کا گہوارہ بنانے میں اپنا کردار ادا کرے۔کیونکہ محض قوانین اور قواعد وضوابط کافی ہوتے تو ہر معاشرہ مثالی، پاکیزہ اور پرنور ہوتا،حالانکہ نفس الامر میں ایسا نہیں ہے۔

دستور ساز کمیٹی اور امتحانی بورڈ کے اراکین نے گذشتہ سالوں کے تجربات کی روشنی میں محنت شاقّہ کے بعد ''امتحانی قواعد وضوابط'' کو حتمی شکل دی ہے ۔مجلسِ عاملہ کی حتمی منظوری کے بعد پیشِ خدمت ہے۔

ہمیں اعتراف ہے کہ انسان کا بنایا ہوا کوئی بھی قاعدہ یا ضابطہ حرف آخر نہیں ہوتا اور اس میں ہمیشہ بہتری کی گنجائش رہتی ہے اور یہ ایک جاری عمل ہے۔لیکن جب تک یہ قواعد وضوابط نافذ العمل ہیں ، ان کی پابندی قانونی واخلاقی طور پر ہر ایک پر لازم ہے۔

ایک میٹھا سا شکوہ ! وہ یہ ہے کہ ہمارے دینی اداروں کے معزز ارباب حل وعقد اپنی گونا گوں مصروفیات یا دیگر عوارض کے پیش نظر قواعد وضوابط کا بغور مطالعہ نہیں فرماتے اور جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو فوراً وہ ناظمِ امتحانات یا تنظیم کے مرکزی عہدیداران سے ایسے سطحی اور بنیادی استفسارات موبائل فون پر کرتے ہیں، جن کا جواب ''قواعد وضوابط'' میں واضح ہور پر موجود ہوتا ہے ۔ بسا اوقات وہ ایسی فرمائش و آرزو بھی کرتے ہیں جو متعلقہ اہلکار رعہدیدار کے اختیار میں نہیں ہوتی۔

اِس لئے ہماری مؤدبانہ گذارش ہے کہ کوئی بھی استفسار کرنے سے پہلے قواعد وضوابط کا بغور مطالعہ کرلیا جائے، اس طرح نہ صرف یہ کہ نظم وضبط کو برقرار رکھنے میں مدد ملے گی بلکہ باہمی یگانگت کا فروغ بھی ہوگا، اور ہم سب وقت کے ضیاع سے بھی بچ سکیں گے۔اسی میں ہماری فلاح ہے۔

مزید براں ایک اہم گزارش یہ ہے کہ ''تنظیم المدارس''،ہماری اجتماعی وعلمی وجاہت کا مظہر ہے،اجتماعی مفاد شخصی وانفرادی مفادات سے بہرحال راجح ہوا کرتے ہیں۔دینی طلبہ وطالبات ہمارا سرمایہ،اور ملت کا مستقبل ہیں، ہمیں ان سے محبت ہونی چاہئے،مگر یاد رہے بسا اوقات وہ ایسی حرکات وکمزوریاں کردیتے ہیں جو نظم وضبط کے خلاف اور قواعد کے متصادم ہونے کی وجہ سے قابل گرفت ہوتی ہیں،ایسے موقع پر ہمیں ادارتی واجتماعی مفاد کو ترجیح دینی چاہیئے، طلبہ آتے جاتے رہتے ہیں، ہمارے لئے سب سے اہم یہ ہے کہ تنظیم کے وقار کو مقدم رکھیں اور اس کی حرمت کا تحفظ اجتماعی فریضہ سمجھ کر کریں، کیونکہ یہ ہمارے اسلاف کا چھوڑا ہوا عظیم سرمایہ ہے۔

تعارف

تنظیم المدارس اهل سنت پاکستان

تنظیم المدارس اہل سنت کے قیام کا بنیادی مقصد دینی مدارس وجامعات کی بقاءاور حریت فکر وعمل کا تحفظ کرنا، مدارس اہل سنت کو باہم مربوط کرنا، اجتماعی نظم وضبط پیدا کرنا، یکساں نصاب تعلیم، نظام تعلیم اور نظام امتحان قائم کر کے معیار تعلیم کو بلند کرنا اور دینی مدارس کے حقوق کے تحفظ کیلئے کی جانیوالی مساعی کو یکجا کرنا ہے۔

دائرۂ کار:

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کا دائرہ کار پاکستان کے تمام صوبوں، آزاد کشمیر، شمالی علاقہ جات اور قبائلی علاقہ جات پر محیط ہے، تنظیم کے دائرہ کار کو دیگر ممالک تک بڑھایا جائیگا۔

قیام وتاسیس:

تنظیم المدارس کا قیام فروری 1960ء میں عمل میں آیا، جامعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان کے بانی حضور غزالی زماں پیر سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ وہ عظیم ہستی ہیں جن کے ادارے کے سابق ناظم تعلیمات حضرت مولانا غلام جہانیاں رحمہ اللہ تعالیٰ مہتمم جامعہ معینیہ ڈیرہ غازی خان کی تحریک پر ''تنظیم المدارس'' کا قیام عمل میں لایا گیا۔

۳/شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ بروز پیر یکم فروری ۱۹۶۰ء جامعہ معینیہ، ڈیرہ غازی خان میں حضرت مولانا غلام جہانیاں معینی کی زیر سر پرستی اور سعی جمیلہ سے مدارس اہل سنت کے منتظمین کا اجلاس منعقدہ ہوا جس میں تنظیم المدارس کی تشکیل ہوئی۔

ابتدائی نام و پہلا باضابطہ اجلاس :

آغاز میں ''تنظیم المدارس اسلامیہ پاکستان'' نام رکھا گیا۔ اس کا پہلا باضابطہ اجلاس ہفتہ اتوار ۵۔۶ شوال المکرم ۱۳۷۹ھ ۲۔۳/اپریل ۱۹۶۰ء بمقام جامعہ نعیمیہ لاہور میں ہوا جس میں نصاب کے حوالے سے ایک کمیٹی قائم کی گئی، چنانچہ ۲۵ رکنی کمیٹی نے مدارس اہل سنت کیلئے جامع نصاب مرتب کیا اور مئی ۱۹۶۰ء سے نافذ ہوا۔

ابتدائی ادوار میں اس کا دائرہ محدود تھا۔ اسے مزید فعال بنانے کیلئے بدھ ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ، 9 جنوری 1974 کو جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ، لاہور میں غزالی زماں رازی دوراں امام اہل سنت حضرت علامہ سعید احمد شاہ

کاظمی رحمہ اللہ کی زیر قیادت اس کی نشاءۃ ثانیہ ہوئی۔حضرت مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمہ اللہ اس کے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ اس وقت سے اب تک الحمد للہ یہ تنظیم اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے شب و روز کوشاں ہے۔

ان حضرات نے نہ صرف اس تنظیم کو جدید اسلوب پر قائم کیا بلکہ اس کے لئے تگ ودو میں بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی، خود پرچہ جات تیار کرنا، ان کو مدارس تک پہنچانا، امتحان لے کر نتیجہ تیار کرنا، اور سند عطا کرنا پھر ان تمام امور کے اخراجات کا خود بندوبست کرنا اس مردمؤمن اخلاص اور درددل کا واضح ثبوت ہے اور یقیناً آج کی تنظیم المدارس کی ترقی میں اس اخلاص کا فیضان شامل ہے۔

ابتداء جامعہ نظامیہ میں مرکزی دفتر قائم تھا بعدازاں گڑھی شاھو میں اپنی جگہ خرید کر دفتر کا قیام کیا گیا بحمدہ تعالیٰ اب تنظیم المدارس کا بہترین محل وقوع بالمقابل مینار پاکستان (8۔راوی پارک۔راوی روڈ لاھور) عظیم الشان مرکزی دفتر ہے جس کی تعمیر جدید کا منصوبہ ہے، جبکہ چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر میں علاقائی دفاتر قائم ہیں۔

شعبہ امتحانات:

امتحانات کے نظام کو زیادہ فعال بنانے اور مرکزی دفتر سے کام کا بوجھ کم کرنے کی غرض سے مرکز کے تحت امتحانات کیلئے ایک امتحانی بورڈ قائم کر دیا گیا ہے۔

تنظیم کے تحت سات درجات کے امتحانات ہوتے ہیں جن میں چھ درجات (تحفیظ القرآن، تجوید وقراءت، درجہ ثانویہ عامہ، درجہ ثانویہ خاصہ، درجہ عالیہ اور درجہ عالمیہ) طلبہ وطالبات کے الگ الگ امتحانات کا انعقاد کرایا جاتا ہے، جبکہ مختلف علوم وفنون (تفسیر، حدیث، فقہ ،افتاء و دیگر) میں تخصص کا شعبہ فی الحال طلبہ کے ساتھ خاص ہے۔

''ہائر ایجوکیشن کمیشن'' (H.E.C) کی ہدایت پر ملک کی تمام یونیورسٹیوں نے تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کی سند ''**الشهادة العالمية في العلوم العربية و الإسلامية**'' کو ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کے برابر تسلیم کیا ہوا ہے۔

مجلس نصاب:

اس مجلس (نصابی کمیٹی) کا مقصد تنظیم المدارس کے ملحقہ اداروں کیلئے نصاب تعلیم کی تدوین، اس کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینا ہے اور عصرِ حاضر کے بدلتے حالات اور تقاضوں کے مطابق مناسب ترامیم واضافہ کی سفارشات مرتب کرنا ،حتمی منظوری کیلئے مجلس عاملہ کے سامنے پیش کرنا ہے۔

الحاق ورجسٹریشن:

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان سے کسی دینی ادارے کا الحاق مرکزی دفتر کرتا ہے اور اس سلسلے میں مرکزی دفتر کو مجوزہ فارم پر درخواست دی جاتی ہے، درخواست کے مندرجات کی تصدیق علاقے کا مستند سنی عالم دین کرنے کا مجاز ہے جس کی توثیق ضلعی کوارڈینیٹر/صوبائی ناظم یا مجلس عاملہ کے رکن سے کرانا ضروری ہے۔

فضلاء تنظیم المدارس:

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے تحت امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والے ہزاروں علماء کرام اور فاضلات نہ صرف پاکستان و آزاد کشمیر میں بلکہ بیرون ملک بھی تدریسی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کا نظام باہمی اعتماد اور مشاورت کی بنیاد پر قائم ہے اور الحمد للہ! اہلسنت وجماعت کی یہ دینی، تعلیمی، غیر سیاسی تنظیم دینی مدارس سے متعلق ملک کی کسی بھی تنظیم سے پیچھے نہیں بلکہ بلا مبالغہ یہ تنظیم اپنے حسنِ عمل، دیانتداری اور اصولوں کی پابندی کی بنیاد پر سب سے ممتاز ہے۔

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کی نشاءۃ ثانیہ سے ہی قواعد وضوابط مرتب ومنظور کر لئے گئے تھے جن کے مطابق تنظیم اپنے متعلقہ امور سرانجام دے رہی ہے۔

چونکہ حالات کی تبدیلی سے ان قواعد پر نظر ثانی کی ضرورت شدت سے محسوس کی گئی۔ ۲۰۰۷ء میں پانچ رکنی دستوری کمیٹی (حضرت مفتی منیب الرحمن زید مجدہ، ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمیؒ، مولانا غلام محمد سیالوی، مولانا حافظ محمد اسحاق ظفر اور بندۂ ناچیز) تشکیل دی گئی۔ متعدد اجلاس ہوئے۔ کئی مراحل پر اسے مکمل بھی کیا گیا مگر بایں ہمہ ان قواعد کا ازسرنو جائزہ لینے کی ضرورت تھی۔ ۱۳، ۲۰۱۲ء کے دوران کئی نشستوں میں اس پر نظر ثانی کی گئی۔ اس دوران مجلس عاملہ کی منظوری سے ان میں کچھ ترامیم واضافات کئے گئے۔ نظر ثانی شدہ مسودہ ''قواعد و ضوابط'' پیش خدمت ہے۔

نظم وانتظام کو مزید مربوط بنانے کیلئے اس کا بغور مطالعہ فرمائیں اور اپنی تنظیم کو عملی ترقی کی راہ پر گامزن فرمانے کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے کردار ادا فرمائیں۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔

تعاون کا خواہاں آپ کا شریک سفر بھائی!

(صاحبزادہ) **محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی**

(ناظم اعلیٰ)

{نظام المدارس}

ضابطہ نمبر ۱ : تعلیم و تربیت:

(ا) ’’تنظیم‘‘ سے ملحقہ مدارس کا تعلیمی سال 11 شوال المکرم تا ۱۵ شعبان المعظم برائے طلبہ اور یکم اگست تا ۳۰ جون برائے طالبات ہوگا۔

(ب) تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کا نصاب تعلیم درجہ متوسطہ کے بعد آٹھ سال پر محیط ہوگا۔

(ج) تنظیم سے ملحقہ ہر ادارہ نظام تعلیم میں درجہ بندی کے اہتمام کا پابند ہوگا۔

(د) ملحقہ مدارس سالانہ امتحان میں کامیابی کے بغیر کسی طالب علم کو اوپر والے درجہ میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دیں گے۔

(ہ) فوقانی مدارس درجہ عالمیہ (دورۂ حدیث) میں کسی ایسے طالب علم کو شامل نہیں کریں گے جس نے درجہ عالیہ (موقوف علیہ) کی کتب نہ پڑھی ہوں۔

(و) رکن مدارس پر طلبہ و طالبات کی اہلیت واستعداد اور امتحان میں شمولیت کی شرائط کی پابندی لازمی ہوگی سربراہ ادارہ کی جانب سے خلاف ورزی پر رکنیت معطل رمنسوخ کی جاسکے گی۔

(ز) تعلیمی معیار کو بلند کرنے کی غرض سے طلبہ و طالبات کیلئے مطالعہ، تکرار اور اسباق میں حاضری کی پابندی کا ہر ادارہ اہتمام کریگا۔

(ط) ہر ادارہ تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ و طالبات کی اخلاقی تربیت کا بھی ذمہ دار ہوگا خاص طور پر فرائض، واجبات، سُننِ مبارکہ اور اسلامی وضع کی پابندی کی نگرانی کرے گا۔

(ی) تمام مدارس طلبہ و طالبات کے لئے تحریر و تقریر اور تنظیمی و تدریسی امور میں مہارت حاصل کرنے کا انتظام کریں گے، جس کیلئے بزم طلبہ و طالبات یا دیگر ذرائع اختیار کئے جائیں گے۔

ضابطہ نمبر ۲: امتحانات و تعطیلات:

(ا) تمام مدارس کو تعلیمی سال کے دوارن داخلی امتحانات (سہ ماہی۔ششماہی۔سالانہ) کا اہتمام کرنا ہوگا۔

(ب) درجہ فوقانی، وسطانی تحتانی اور متوسطہ کے سالانہ امتحانات (عالمیہ، عالیہ، ثانویہ خاصہ، ثانویہ عامہ اور متوسطہ) شعبہ امتحانات تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے زیر اہتمام ہوں گے جب کہ تحفیظ اور تجوید کے امتحانات مرکزی دفتر کے تحت ہوں گے۔

(ج) تنظیم سے ملحقہ تمام مدارس مقامی تعطیلات کے علاوہ عاشورۂ محرم الحرام، میلاد شریف، معراج شریف اور عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر تعطیل کریں گے۔

(د) تمام مدارس میں **۱۵ شعبان المعظم تا ۱۰ شوال المکرم** سالانہ تعطیلات ہوں گی، البتہ شعبہ **تحفیظ القرآن** کے طلبہ وطالبات کیلئے سالانہ تعطیلات کا نظام الاوقات ہر ادارہ حسب ضرورت خود تجویز کرے گا۔

(ہ) ''تنظیم'' سے ملحقہ مدارس کے تمام ملازمین سال میں دس دن استحقاقی اور پندرہ دن اتفاقی و حادثاتی (بیماری وغیرہ) کی رخصت کے باتنخواہ مستحق ہونگے۔

ضابطہ نمبر ۳: داخلہ و خارجہ:

(ا) تمام مدارس داخلہ اور خارجہ (مدرسہ چھوڑنے) کیلئے سرٹیفکیٹ کا نظام وضع کریں گے۔

(ب) تمام مدارس، طالب/طالبہ علم کو مدرسہ چھوڑنے پر تحریری سرٹیفکیٹ دیں گے جس میں طالب/طالبہ علم کے تعلیمی اور اخلاقی کوائف کے علاوہ اس کا نام، ولدیت، اصلی پتہ، مدرسہ میں مدت تعلیم، درجہ اور آخری سالانہ امتحان میں حاصل کردہ پوزیشن درج ہوگی، نیز اس مدرسے کے واجبات کی ادائیگی کی تصدیق بھی درج ہوگی۔

(ج) کسی بھی ملحقہ ادارے میں طالب/طالبہ علم کا داخلہ اس کے سابقہ ادارے کے حسن اخلاق کے صداقت نامے کے ساتھ مشروط ہوگا۔

(د) ۱۵/شعبان المعظم سے ۲۰/شوال المکرم تک ہر ادارہ طالب/طالبہ علم کی خواہش کے مطابق اس کو مدرسہ چھوڑنے پر بخوشی اجازت دے کر سرٹیفکیٹ دینے کا پابند ہوگا۔اور ۲۰/شوال کے بعد معقول وجہ کے بغیر مدرسہ چھوڑنے والے کو سرٹیفکیٹ دینا لازمی نہیں ہوگا۔

(ھ) ۳۰ شوال کے بعد معقول وجہ کی بناء پر مدرسہ چھوڑنے کی اجازت اور سرٹیفکیٹ دینا مدارس کا اخلاقی فرض ہوگا۔

(و) ادارہ کے ناظم اعلیٰ یا مہتمم کے دستخط اور ادارے کی مہر کے بغیر کوئی سرٹیفکیٹ قابل اعتبار نہ ہوگا۔

(ز) داخلہ کے وقت طالب/طالبہ علم سے سابقہ مدرسہ کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ضروری ہے۔

(ح) سرٹیفکیٹ کے مشتبہ ہونے کی صورت میں صحیح کیفیت معلوم کرنے کیلئے سابقہ مدرسہ سے تصدیق کرانا ضروری ہوگا۔

(ط) تعلیمی کیفیت کیلئے سرٹیفکیٹ کو معیار قرار دینا ضروری نہیں بلکہ داخلہ کے وقت علمی استعداد کا جائزہ لینا مناسب ہوگا۔

(ی) "تنظیم" کے دستور اور قواعد کی پابندی کو ملحوظ رکھنا ملحق ادارے کے سربراہ کا دینی و اخلاقی فریضہ ہے۔

نوٹ: کوئی بھی ادارہ اپنے لئے ایسے اضافی قواعد وضوابط وضع کرنے کا مجاز ہوگا جو تنظیم کے قواعد وضوابط سے متصادم نہ ہوں۔

ضابطہ نمبر ۴: قواعد وضوابط متعلقہ سرٹیفکیٹ:

(الف) کوئی طالب/طالبہ علم جو تنظیم سے ملحقہ کسی مدرسہ کو چھوڑ کر دوسرے مدرسہ میں چلا جائے، اسے اس وقت تک داخل نہ کیا جائے جب تک پہلے مدرسہ سے سرٹیفکیٹ حاصل نہ کر لے، مدرسہ چھوڑنے کا صداقت نامہ، نیک چلن اور محنتی طلبہ وطالبات کو دیا جائے۔

(ب) سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی درخواست تحریری لی جائے اور اگر سرٹیفکیٹ دینے سے انکار کیا جائے تو اس انکار کی وجہ درخواست پر لکھ دی جائے۔ کسی طالب/طالبہ علم کے ذمہ ادارے کی کتب یا دیگر واجبات ہوں تو ادارہ اس کا سرٹیفکیٹ روکنے کا مجاز ہے۔

نوٹ! ہر ادارہ ان طلبہ/طالبات کے...... جو دیگر مدرسہ سے آ کر اس میں داخل ہوں...... مدرسہ چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ مخصوص فائل بک میں لگائے۔

{امتحانی قواعد وضوابط}

ضابطہ نمبر ۱: **ناظم امتحانات:**

(i) **فرائض واختیارات:**

(الف) شعبہ کے انتظامی سربراہ کے طور پر فرائض ادا کرنا۔

(ب) ممتحنین کو پرچے جانچنے کیلئے دی گئی مقررہ مدت میں توسیع کرنا۔

(ج) مراکزِ امتحان کیلئے نگران عملے کا نصب وعزل کرنا۔

(د) مراکزِ امتحان کے معائنہ کیلئے ناظر (انسپکٹر) کا تقرر کرنا۔

(ھ) بذات خود مرکز امتحان کا معائنہ کرنا یا کسی نمائندۂ مجاز کو معائنے کا اختیار دینا۔

(و) امتحانی نظام الاوقات کا تعین کرنا۔

(ز) رازداری سے متعلق امور کیلئے عاملین کا تقرر کرنا۔

(ح) شعبہ امتحانات کا بجٹ تیار کرنا۔

نوٹ: جملہ امور رازداری کی اصل مسؤلیت ناظم امتحانات رکنٹرولر امتحانات سے ہوگی۔

(ii) **امتحانی مراکز کا تعین:**

(الف) ناظم امتحانات، امتحانی مراکز کا تعین کریگا اور کسی ایسے ادارے کو امتحانی مرکز نہیں بنائیگا جہاں امیدواروں کی تعداد کے مطابق موزوں جگہ اور مطلوبہ سہولتیں (ہال اور فرنیچر وغیرہ) میسر نہ ہوں۔

(ب) مرکز امتحان بنانے کیلئے کم ازکم امیدواروں کی مطلوبہ تعداد:

(i) درجہ عالمیہ 25 امیدوار (طلبہ وطالبات)

(ii) درجہ عالیہ ودیگر درجات طلبہ 100، طالبات 25

نوٹ: ناظم امتحانات کو مخصوص حالات میں صوابدیدی اختیارات حاصل ہونگے۔

(iii) **مرتبین پرچہ جات اور ممتحنین:**

(الف) ناظم امتحانات پرچوں کے مرتبین / ممتحنین اور نائب ممتحنین کا تقرر کریگا۔

(ب) ایسے ممتحن کا تقرر منسوخ کرنے یا اس کے خلاف مناسب انضباطی کاروائی کرنے کا اختیار ہوگا جو اپنے فرائض ٹھیک طور پر ادا نہ کرے یا جاری شدہ ہدایات کی خلاف ورزی کرے۔

(ج) مرتبین پرچہ کا تقرر ہر سال امتحان شروع ہونے سے چار ماہ قبل ہوگا۔

(د) مرتب اور ممتحن کے طور پر تقرر کے سلسلے میں ملحق مدارس کے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔

(ھ) ایک مرتب کو مسلسل تین سال تک اسی مضمون کے پرچے کیلئے نامزد کیا جا سکتا ہے مگر عموما تین سال کے بعد کسی اور ممتحن کا تقرر کیا جائیگا تاہم یہ شرط درجہ عالمیہ کے امتحانات پر لاگو نہیں ہوگی۔

(و) ایک سال کے امتحانات میں تین سے زیادہ پرچوں کیلئے ایک مرتب مقرر نہیں کیا جائیگا۔

(ز) کسی ایسے شخص کو کسی ایسے پرچے کا مرتب یا ممتحن مقرر نہ کیا جائیگا جس میں اسکا کوئی قریبی رشتے دار (والد، والدہ، سگے/سوتیلے، بھائی، بہن، چچا، ماموں، پھوپھی، خالہ، چچی، سسر، ساس، برادر نسبتی، خواہر نسبتی، بھتیجا، بھانجا، بھانجی، داماد، بہو، بیوی، شوہر، بیٹی/بیٹا) شریک ہو رہا ہو۔

نوٹ: اس ضمن میں ممتحن کو ایک حلف/اقرار نامہ پر دستخط کر کے دینا ہونگے جو ناظم امتحانات کے پاس محفوظ رہے گا۔

(ح) مرتبین پرچہ جات کے لئے ضروری ہے کہ امتحانی پرچہ مرتب کرتے ہوئے متعلقہ مضمون کے تمام پہلوؤں کو پیش نظر رکھیں۔

(ط) ہر ممتحن کو اپنی قلمی تحریر سے امتحانی پرچہ کی دو نقول مرتب کر کے دینا ہونگی، ایک نقل برائے ریکارڈ ہوگی اور اس میں سوال کے بالمقابل نصاب کے متعلقہ باب، فصل، عنوان کا حوالہ دینا لازم ہوگا۔

نوٹ: ممتحن اپنے مرتب کردہ پرچہ کی نقل یا فوٹو اپنے پاس رکھنے کا مجاز نہیں، اسے خیانت تصور کیا جائیگا۔

(ی) ناظم امتحانات بیک وقت دو ممتحنین سے پرچہ بنوانے کا پابند ہوگا اور اسے ان میں مناسب رد و بدل کر کے حتمی شکل دینے کا حق حاصل ہوگا ۔

(ک) تمام امتحانات میں مرتبین پرچہ سوالنامے میں ہر سوال کے اجزاء کے ساتھ اس کے مقررہ نمبر درج کریں گے۔

(ل) سوالنامے پر پرچے کے کل نمبر اور مقررہ وقت کا اندراج بھی ہوگا۔

(م) ناظم امتحانات کو اختیار حاصل ہے کہ ایسا پرچہ جس کی ترتیب میں متعلقہ قوانین اور تنظیم کی ہدایات کی پابندی نہ کی گئی ہو اسے مسترد کر دے۔

(ن) مرتبین پرچہ جات اپنا مرتب کیا ہوا پرچہ ایسے لفافے میں ناظم امتحانات کو روانہ کریں گے جو مناسب طریقے سے سربمہر اور رجسٹرڈ ہو۔ناظم امتحانات کو اختیار ہے کہ کسی بھی ایسے پرچے کو قبول کرنے سے انکار کردے جو ان شرائط پر پورا نہ اترتا ہو۔

ضابطہ نمبر ۲: جوابی پرچے جانچنے کیلئے مدت:

(الف) ''سنٹرل مارکنگ'' کے نظام کو ترجیح دی جائے گی، تاہم ممتحن کے گھر پر کاپیاں چیک کرنے کی صورت میں روزانہ پچاس کاپیاں جاری کی جائیں گی، البتہ سنٹرل مارکنگ کے مین سنٹر میں رہتے ہوئے چیکنگ کرنے کی صورت میں یہ تعداد بڑھائی جاسکتی ہے۔ بوقت ضرورت بذریعہ ڈاک روانہ کی گئی کاپیوں کیلئے ممتحن ایک ہفتہ کے اندر کم ازکم سو جوابی کاپیاں چیک کر کے نتیجہ دینے کا پابند ہوگا۔

(ب) جو ممتحن مذکورہ بالا مدت سے تجاوز کریں گے ان کے معاوضے میں ۱۰ روپے فی اضافی دن کٹوتی کی جاسکے گی۔خصوصی حالات میں مقررہ مدت میں توسیع کی جاسکتی ہے۔ ناظم امتحانات مقررہ مدت میں توسیع دینے کا مجاز ہوگا۔

(ج) اگر کوئی ممتحن نتائج جمع کرانے میں دس دن سے زیادہ تاخیر کرے گا یا پرچے جانچنے میں غلطیوں کا مرتکب ہوگا تو اس کا نام امتحانی بورڈ کے سامنے پیش کیا جائے گا جو معاملے کا تفصیلی جائزہ لے کر آئندہ کے لئے اپنا فیصلہ دے گا۔

ضابطہ نمبر ۳: امتحانی درجات:

تنظیم المدارس کے تحت مندرجہ ذیل درجات کیلئے طلبہ و طالبات کے سالانہ رضمنی امتحانات ہر سال باقاعدگی سے منعقد ہوں گے۔

برائے طلبہ:

(۱) تحفیظ القرآن (۲) تجوید القرآن

(۳) درجہ متوسطہ (مڈل سرٹیفکیٹ نہ رکھنے والے طلبہ کیلئے)

(۴) درجہ ثانویہ عامہ (۵) درجہ ثانویہ خاصہ

(۶) درجہ عالیہ (۷) درجہ عالمیہ

(۸) تخصص فی التفسیر / الحدیث / الفقہ و الافتاء

برائے طالبات:

(۱) تحفیظ القرآن (۲) تجوید القرآن

(۳) درجہ متوسطہ (مڈل سرٹیفکیٹ نہ رکھنے والی طالبات کیلئے)

(۴) درجہ ثانویہ عامہ (۵) درجہ ثانویہ خاصہ

(۶) درجہ عالیہ (۷) درجہ عالمیہ

نوٹ: درجہ تجوید وقراءت اور تحفیظ القرآن کا سالانہ امتحان ملحقہ مدارس کی طرف سے درخواست آنے پر کرایا جائے گا۔ بتدریج کوشش کی جائیگی کہ ضلعی کوارڈینیٹرز کی وساطت اور صوبائی عہدیداران کی معاونت سے رجب المرجب اور شعبان المعظم میں ایک مربوط نظام الاوقات کے تحت تحفیظ وتجوید کا امتحان لیا جائے۔

ضابطہ نمبر ۴: **تعلیمی وامتحانی نصاب:**

(الف) تمام درجات کا مفصل نصاب تعلیم مع تفصیل پرچہ جات مطبوعہ شکل میں مرکزی دفتر سے فراہم ہوگا۔

(ب) تنظیم المدارس کو مذکورہ نصاب میں رد وبدل کا اختیار حاصل ہو گا اور اس سلسلے میں تنظیم کی مقررہ نصابی کمیٹی وقتاً فوقتاً اس کا جائزہ لے کر اپنی سفارشات مرتب کرے گی جنہیں مجلس عاملہ کی باقاعدہ منظوری کے بعد نافذ کیا جائیگا۔

ضابطہ نمبر ۵: **شرائط داخلہ:**

(الف) تنظیم المدارس کے تحت منعقد ہونے والے کسی بھی درجہ کے امتحان میں صرف وہی طالب/طالبہ علم بطور امیدوار داخلہ کا اہل متصور ہوگا جو اس درجہ میں تنظیم سے ملحق کسی بھی دینی ادارے میں باقاعدہ طالب/طالبہ علم کی حیثیت سے داخل ہو اور تعلیم حاصل کر رہا ہو۔ کوئی پرائیویٹ امیدوار تنظیم کے امتحان میں شرکت کا اہل نہیں ہوگا۔

نوٹ: درجہ متوسطہ، درجہ ثانویہ عامہ کا امتحان ''**تحتانی ادارہ**''،
درجہ ثانویہ خاصہ، درجہ عالیہ کا امتحان ''**وسطانی ادارہ**''
اور درجہ عالمیہ کا امتحان ''**فوقانی ادارہ**'' دلواسکتا ہے۔
''تخصصات'' کا امتحان صرف ''**جامعات علیا**'' ہی دلواسکتے ہیں۔

(ب) تنظیم سے ملحق صرف ان اداروں کے طلبہ و طالبات امتحان دینے کے مجاز ہونگے جو سال رواں تک تنظیم المدارس کے جملہ واجبات/بقایا جات یعنی امتحانی فیس، سالانہ رکنیت فیس وغیرہ ادا کر چکے ہوں۔

(ج) طلبہ کے داخلہ فارم ارسال کرتے وقت الحاق نمبر اور ادا شدہ واجبات کی فوٹو کاپی منسلک کرنا ضروری ہے۔

9

(د) کسی بھی درجہ کے امتحان کیلئے صرف وہی امیدوار شرکت کا مجاز ہوگا جو تعلیمی سال کے ایام تدریس میں کم از کم ستر فیصد تک شریک جماعت رہا ہو اور اس سلسلے میں متعلقہ ادارے کے سربراہ کی تصدیق ضروری ہے۔

ضابطہ (۶): **تعلیمی قابلیت:**

ا: ہر درجے کے امتحان میں شرکت کیلئے اس سے نچلے درجے کے امتحان میں پاس ہو۔

ب: طالبات سیکنڈری بورڈ کے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد بشرط تکمیل نصابِ تنظیم، ثانویہ خاصہ سال اول کے امتحان میں شمولیت کرسکتی ہیں۔

ج: ہر درجے کے امتحان میں شرکت کیلئے اس سے نچلے درجے کے امتحان میں پاس ہونے کا نتیجہ کارڈ یا سند کی مصدقہ نقل داخلہ فارم کے ساتھ لگانا ضروری ہے۔

(د) صرف وہی امیدوار امتحان میں شرکت کا اہل ہوگا جو صحیح العقیدہ سنی اور امور شرعیہ کا پابند ہو اور اس کی داڑھی حد شرعی کے موافق ہو، نگران کمرۂ امتحان اس بات کا پابند ہوگا کہ ایسے امیدوار کی رپورٹ ناظم امتحانات کو دے جو ضروریات شرعیہ کا پابند نہیں۔

(ھ) پہلے امتحان میں شریک ہونے والے امیدوار کو عمر کے ثبوت کیلئے برتھ (پیدائشی) سرٹیفکیٹ / شناختی کارڈ / سکول سرٹیفکیٹ یا کوئی دوسری مصدقہ دستاویز پیش کرنا ہوگی جبکہ بعد والے امتحانات میں عمر کے ثبوت کیلئے تنظیم المدارس کا نتیجہ کارڈ / سند کفایت کرے گی۔

(و) کوائف کی تصدیق متعلقہ ادارے کے صدر مدرس / مہتمم / ناظم اعلیٰ سے کرانا ضروری ہے۔

ضابطہ نمبر ۷: **داخلہ فیس:**

(i) تنظیم المدارس کے تحت مختلف امتحانات کیلئے داخلہ فیس حسب ذیل ہوگی۔

(الف)	درجہ متوسطہ	250/=	(ب)	درجہ ثانویہ عامہ	450/=
(ج)	درجہ ثانویہ خاصہ	550/=	(د)	درجہ عالیہ	700/=
(ھ)	درجہ عالمیہ	900/=	(و)	درجہ تجوید و حفظ	200/=
(ز)	درجہ تخصص	1000/=	(ح)	تحقیقی مقالہ	4000/=

(ii) داخلہ فارم اور امتحانی فیس کی وصولی متعلقہ ادارے کے سربراہ کے توسط سے ہوگی اور بغیر فیس کوئی فارم قابل

قبول نہ ہوگا۔داخلہ فیس بذریعہ بینک ڈرافٹ/کراس چیک ارسال کی جائے۔

(iii) داخلہ فارم کے حصول کیلئے درخواست کے ساتھ 10 روپے فی فارم بھجوانا لازمی ہوگا۔

(iv) نابینا/اپاہج امیدواروں کی فارم/داخلہ فیس معاف ہے۔ایسے امیدوار ادارہ کے سربراہ کی تصدیق کیساتھ درخواست دیں گے۔

ضابطہ نمبر ۸: امتحانی نظام الاوقات:

سالانہ امتحانات کا نظام الاوقات حسب ذیل ہوگا۔

طلبی فارم داخلہ (طلبہ) 1 تا 15 ربیع الاول

طلبی فارم داخلہ (طالبات) 16 تا 30 ربیع الاول

نوٹ: بوقت ضرورت داخلہ فیسوں اور امتحانی نظام الاوقات میں تبدیلی کی جا سکے گی۔

ضابطہ نمبر ۹: انعقاد امتحانات:

(الف) تمام امتحانات شعبہ امتحانات کے مقرر کردہ امتحانی مراکز پر منعقد ہوں گے۔مرکز امتحان کے تعین میں شعبہ امتحانات کا فیصلہ حتمی وقطعی ہوگا۔

(ب) کسی امیدوار کو جو تنظیم کے کسی ایک امتحان میں شریک ہورہا ہو اس سال کسی دوسرے امتحان میں شرکت کی اجازت نہ ہوگی۔البتہ تحفیظ القرآن اور تجوید وقراءت کے امتحانات میں شرکت کرنے والے اس پابندی سے مستثنیٰ ہوں گے۔

ضابطہ ۱۰: گمشدگی اور عدم وصولی جوابی پرچہ:

(i) اگر کسی امیدوار کا جوابی پرچہ گم ہو اور وہ امیدوار باقی تمام مضامین میں کامیابی حاصل کرلیتا ہے تو اس صورت میں حسب ذیل میں سے متعلقہ شق کے موافق فیصلہ کیا جائیگا:

الف: حاضری سلپ میں کاپی نمبر اور دستخط حاضری موجود ہیں۔تاہم ناظم مرکز امتحان نے عدم وصولی کا تذکرہ کیا ہے۔

ب: حاضری سلپ میں کاپی نمبر اور دستخط حاضری موجود ہیں۔تاہم ناظم مرکز امتحان نے عدم وصولی کا تذکرہ نہیں کیا۔

ج: حاضری سلپ میں کاپی نمبر اور دستخط حاضری موجود ہیں۔دفتر میں وصولی بھی ہوئی (حاضری لگی) بعدازاں دفتر سے گم ہوگئی۔

د: حاضری سلپ میں کاپی نمبر اور دستخط حاضری موجود نہیں ہیں۔البتہ جوابی کاپی موجود ہے جس پر امیدوار کا رول نمبر درج ہے۔

(ii) تفصیل ضابطہ واصول بالترتیب :

(الف) امیدوار شعبہ امتحانات (انکوائری کمیشن) کے سامنے پیش ہو کر صفائی پیش کرے۔اطمینان پر اوسط نمبروں کا اجراء کردیا جائے۔

(ب) اسٹامپ پیپر پر بیان حلفی لیا جائے، جس پر ادارۂ متعلقہ (جس میں زیر تعلیم ہے) کے ناظم اعلیٰ/مہتمم یا دیگر ذمہ دار کی تصدیق ہو۔اس شرط کی تکمیل پر اوسط نمبر دیئے جائیں۔

وضاحت: مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں عدم اطمینان پر دوبارہ امتحان دینا ہوگا، البتہ فیسوں سے استثناء حاصل ہوگا۔

(ج) بیان حلفی لئے بغیر اوسط نمبروں کا اجراء کیا جائے، البتہ دفتری کاروائی میں ضرور لیا جائے۔

(د) احتمالی صورت ہے۔حسب ضابطہ ممتحن کے جاری کردہ استحقاقی نمبرات دیئے جائیں۔

نوٹ: (i) کسی بھی انضباطی کاروائی کیلئے امتحانی سنٹر کے تمام عملہ (ناظم ونگران) کی توثیق لازم ہے۔

(ii) اگر امیدوار اس پرچے میں کامیاب قرار پایا، تو صرف حسب قاعدہ پاس شمار کیا جائیگا، اس کامیابی کو نمایاں پوزیشن میں شمار نہ کیا جاسکے گا۔

ضابطہ نمبر ۱۰: امتحان میں عدم شرکت بوجہ عذر:

(i) کسی ایسے امیدوار کو جسے امتحان میں شرکت کیلئے رول نمبر جاری کیا جاچکا ہو مگر وہ کسی شدید بیماری یا حادثے یا عمرہ وحج بیت اللہ کیلئے حرمین شریفین جانے یا بین الاقوامی سطح پر کسی مقابلے/تقریب میں پاکستان کے قومی نمائندے کے طور پر اپنے انتخاب کی وجہ سے امتحان میں کلی یا جزوی طور پر شریک نہ ہوسکا ہو، متعلقہ مدرسہ کے مہتمم کی سفارش، طبی سرٹیفکیٹ/دیگر ضروری دستاویزات کی فراہمی پر مقررہ فیس ادا کر کے بعد والے متصلاً امتحان میں شریک ہونے کا موقع دیا جاسکتا ہے۔ امیدوار کو ان پرچوں میں جن میں وہ شریک ہو چکا ہو اس کی کامیابی یا ناکامی کے بارے میں بتایا جائے گا۔ایسے امیدوار کی درخواست صرف اسی صورت میں قابل قبول ہوگی، جب مندرجہ ذیل شرائط پوری کی جائیں۔

(۱) درخواست بلاتاخیر متعلقہ ادارے کے مہتمم کے ذریعے جمع کرائی جائے، کسی بھی صورت میں امتحان میں شرکت یا امتحان مکمل کرنے سے معذوری کی درخواست واطلاع میں دس دن سے زیادہ کی تاخیر قابل قبول نہ ہوگی۔

(۲) ادارے کا مہتمم ضروری معلومات حاصل کرنے کے بعد اس بات کی تصدیق کریگا کہ:

(الف) امیدوار اپنی یا اپنے ساتھ امتحان دینے والے امیدواروں کی صحت شدید خطرے میں ڈالے بغیر امتحان میں شرکت کرنے یا امتحان مکمل کرنے سے قاصر تھا اور یہ کہ امتحان میں شرکت کرنا یا امتحان مکمل کرنا اس کے لئے جسمانی طور پر ناممکن تھا۔

(ب) امتحان میں شرکت کی صورت میں امیدوار کی کامیابی کے واضح امکانات تھے۔

(ii) کسی امیدوار کو ضمنی امتحان میں شرکت کی اجازت دی جا سکے گی اگر وہ امتحان کے دوران کسی دن اپنے کسی قریبی رشتے دار کی وفات کی وجہ سے امتحان مکمل کرنے سے قاصر رہا ہو۔قریبی رشتے دار سے مراد والد، والدہ، سگے/سوتیلے بھائی، بہن، چچا، ماموں، پھوپھی، خالہ، چچی، دادا، دادی، شوہر، بیٹی اور بیٹا وغیرہ ہیں۔ اس صورت میں متعلقہ مدرسہ کے مہتمم کی تصدیق ضروری ہے۔

نوٹ: اس قانون کے تحت امتحان پاس کرنیوالے امیدوار کو کسی انعام یا امتیاز کا اہل نہیں سمجھا جائیگا۔

ضابطہ نمبر ۱۱: **جوابی پرچے کی تحریری زبان:**

درجہ متوسطہ اور ثانویہ عامہ کا امتحان علاقائی زبان میں دینے کی اجازت ہے جب کہ دیگر درجات کے امتحانات میں طلبہ وطالبات کو قومی زبان اردو ہی میں پرچہ حل کرنا ہوگا۔ البتہ بشرط درستی تعبیر و بیان، عربی و فارسی اور انگریزی زبان میں لکھنے کی اجازت ہے۔

ضابطہ نمبر ۱۲: **ہدایات وضوابط برائے مدارس ملحقہ:**

(۱) متعلقہ مدارس شعبہ امتحانات کو مطلوبہ کوائف کی فراہمی ضروری طور پر مقررہ وقت کے اندر کریں گے۔

(۲) ادارے کے سربراہ کا فرض ہے کہ وہ مناسب چھان بین کے بعد طلبہ وطالبات کے داخلہ فارموں کی تصدیق کریں۔ تصدیق کرتے وقت اس بات کی تسلی کی جائے کہ امیدوار ضروریات شرعیہ کا التزام کرنے والا ہے۔

(۳) امتحانی داخلہ فارم صرف ادارے کے سربراہ کے توسط سے وصول کئے جائیں گے۔ انفرادی طور پر ارسال کردہ فارم داخلہ کی بابت شعبہ امتحانات کسی قسم کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

(۴) نامکمل فارم یا مقررہ فیس کے بغیر کوئی فارم قبول نہ ہوگا۔

(۵) داخلہ فارم میں کسی بھی مرحلے پر سنگین غلط بیانی یا ضروریات شرعیہ کی عدم پابندی کا ثبوت مہیا ہونے کی صورت میں شعبہ امتحانات، امیدوار کا داخلہ فارم مسترد کرنے، اسے نااہل قرار دینے، نتیجہ روک لینے یا

کامیابی سے محروم کرنے کا مجاز ہوگا۔

(۶) داخلہ فارم پر مخصوص جگہ پر تصویر پن سے لگانے کی بجائے گوند سے چپکانا نیز تصدیقی مہر اور دستخط کا نصف تصویر اور نصف فارم پر ثبت کرنا ضروری ہوگا۔

(۷) شعبہ امتحانات کسی بھی ملحقہ ادارے میں مرکز امتحان مقرر کریگا ایسی صورت میں متعلقہ ادارے کے مہتمم رسربراہ کی یہ اخلاقی و دینی ذمہ داری ہوگی کہ وہ ناظم مرکز امتحان اور ان کے عملے کیساتھ انتظامی امور میں ہر ممکن تعاون کریں۔امتحانی امور میں مداخلت سے کلی اجتناب کریں اور اگر ان کے ادارے کے عملے کا کوئی فرد کسی قسم کی مداخلت کا مرتکب پایا گیا تو اسکے خلاف تادیبی کاروائی کی جائے گی۔

(۸) امتحانی سنٹرز ملحقہ مدارس میں قائم کئے جائینگے تاہم بوجہ مجبوری امتحانی سنٹر اہل سنت کے کسی دوسرے ادارے رمسجد ر بڑے ہال میں قائم کیا جاسکتا ہے اگر چہ اس ادارے کا تنظیم سے الحاق نہ بھی ہو۔

(۹) تنظیم سے ملحق ہر ادارے کا سربراہ اس بات کا پابند ہوگا کہ وہ امتحانی ضرورت کے مطابق شعبہ امتحانات کیلئے اپنے اساتذہ کی خدمات پیش کرے اور انہیں امتحانی ایام کی تعطیلات با تنخواہ دے۔

(۱۰) بغیر وجہ مقبول و عذر معقول تعاون نہ کرنے والے ادارے کا الحاق ختم کیا جاسکتا ہے۔

ضابطہ نمبر ۱۳: **ناظم مرکز امتحان:**

(۱) شعبہ امتحانات ہر مرکز امتحان کے لئے ایک ناظم امتحان (سینئر سپرنٹنڈنٹ) مقرر کرے گا اور اس کی معاونت کے لئے حسب ضرورت نگران رناظر کمرۂ امتحان کا تقرر کرے گا۔

(۲) ناظم مرکز امتحان، مرکز کا مکمل انچارج ہوگا اور تمام تر مسؤلیت بھی اسی پر عائد ہوگی۔ ناظم مرکز امتحان ہنگامی طور پر حسب ضرورت ایک یا زائد معاون مقرر کر سکے گا اور اسکی اطلاع شعبہ امتحانات کو دے گا۔

(۳) ناظم مرکز ''شعبہ امتحانات'' کی طرف سے امیدواروں کی جاری کردہ فہرست کے مطابق نشستوں کا تعین کرے گا۔اور اگر مناسب سمجھے تو امیدواروں کو خلاف ترتیب بھی کمرۂ امتحان میں بٹھا سکتا ہے یا ان کی نشستوں میں ردوبدل کرسکتا ہے۔

امین

(۴) ناظم مرکز امتحان، پرچے کے آغاز سے دس منٹ قبل مہر بند پرچہ سوالات کو دیگر نگران حضرات کے سامنے کھولے گا اوران سے لفافے پر توثیقی دستخط بھی لے گا۔متعلقہ ادارہ (جہاں امتحانی سنٹر قائم کیا گیا ہے) کا سربراہ بھی سیل بند لفافے کی پیکنگ چیک کرنے اور تصدیقی دستخط کرنے کا مجاز ہوگا۔

(۵) ناظم مرکز امتحان، پرچہ ختم ہونے پر جوابی کاپیوں کا بنڈل رول نمبروں کی ترتیب کے مطابق مرتب کر کے لفافے میں سیل مہر کر کے اسی دن (بشرطیکہ ڈاکخانہ کی تعطیل نہ ہو) رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے شعبہ امتحانات کو ارسال کرے گا۔

(۶) ہرامیدوار کی جوابی کاپی پر نگران/ناظم مرکز امتحان کے دستخط لازم ہیں۔نگران/ناظم مرکز امتحان کو چاہیے کہ دستخط کرنے سے پہلے سرورق پر درج تمام مندرجات کی جانچ پڑتال کرے اورامیدوار کے پاس موجود رول نمبر سلپ سے اس کی تصدیق کرے تاکہ کسی قسم کے غلط اندراج یا دھوکہ دہی کا امکان نہ رہے، اسی طرح اضافی کاپی پر بھی رول نمبر کا اندراج اور نگران کے دستخط ضروری ہیں۔

(۷) ناظم مرکز امتحان کسی بھی ممکنہ فساد یا بدامنی کے پیش نظر حفاظتی وجوہ پر پولیس طلب کر سکے گا۔

(۸) ناظم مرکز امتحان، روزانہ ہرامیدوار کی رول نمبر سلپ/شناختی کارڈ/ ب فارم وغیرہ چیک کرنے کا پابند ہوگا۔

ضابطہ نمبر ۱۴: **ہدایات وضوابط برائے امیدوار:**

(۱) امیدوار پر لازم ہے کہ وہ داخلہ فارم پُر کرتے وقت اپنے تمام کوائف صحیح اور صاف درج کرے۔کسی بھی اندراج کی ذمہ داری خود امیدوار پر عائد ہوگی اور اندراج غلط ثابت ہونے پر امتحان میں شرکت یا سند سے محروم کیا جا سکتا ہے۔

(۲) ہرامیدوار کی ذمہ داری ہے کہ وہ امتحانی قواعد وضوابط، داخلہ فارم، شناختی رقعہ (رول نمبر سلپ) اور امتحان سے متعلق دیگر امور کے بارے میں اپنے ادارے کے مہتمم/سربراہ سے بروقت رجوع کرے۔

(۳) امیدوار پرچہ شروع ہونے سے آدھ گھنٹہ قبل کمرۂ امتحان میں داخل ہو کر اپنی مقررہ نشست پر بیٹھے گا۔

(۴) پرچہ شروع ہونے سے پندرہ منٹ پہلے امیدوار کو جوابی کاپی دی جائے گی اور اسے چاہیے کہ جوابی کاپی کے سرورق پر تمام کالموں میں مطلوبہ معلومات انتہائی احتیاط کے ساتھ صحیح اور صاف درج کرے، اسی طرح اضافی کاپی پر بھی کاپی نمبر اور رول نمبر احتیاط سے درج کرے۔تاہم کسی جگہ بھی نام لکھنے کی اجازت نہیں۔

(۵) پرچہ سوالات امیدوار کو عین وقت پر ملے گا اسے چاہیے کہ سوالیہ پرچہ پر درج ہدایات کا بغور مطالعہ کر کے

خاموشی سے اسے حل کرنا شروع کر دے۔

(۶) پرچہ شروع ہونے کے تیس منٹ تک آنے والے امیدوار کو ناظم مرکز امتحان معقول وجوہ کی بنا پر اپنے اطمینان کے مطابق امتحان میں شرکت کی اجازت دے سکتا ہے۔اور اس سے تحریری بیان بھی طلب کر سکتا ہے۔نصف گھنٹہ گزرنے کے بعد امیدوار کو کسی بھی صورت میں امتحان میں شرکت کا موقع نہیں دیا جائے گا۔

(۷) پرچہ شروع ہونے کے بعد ایک گھنٹہ تک امیدوار کو کسی بھی صورت میں کمرہ امتحان چھوڑنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ایک گھنٹہ کے بعد اگر وہ پرچہ دے کر جانا چاہے تو اسے سوالیہ پرچہ ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔البتہ پرچے کا نصف وقت گزرنے پر وہ پرچہ سوالات بھی ساتھ لے جا سکتا ہے۔

(۸) جوابات صرف شعبہ امتحانات کی طرف سے فراہم کردہ جوابی کاپی پر قابل قبول ہوں گے۔

(۹) دورانِ امتحان امیدوار کو اضافی کاپی کی ضرورت محسوس ہو یا پرچے کے سمجھنے میں دشواری ہو یا کوئی اور ضرورت درپیش ہو تو وہ خاموشی سے اپنی نشست پر کھڑا ہو جائے، ناظم رنگران کمرۂ امتحان خود اس کے پاس پہنچ کر اس کی جائز مشکل کو حل کریں گے، بشرطیکہ قانون میں اس کی گنجائش ہو۔

(۱۰) ایسی جوابی کاپی جس پر ناظم رنگران مرکز امتحان کے دستخط نہ ہوں قابل قبول نہ ہوگی خواہ اس پر شعبہ امتحانات کا مونوگرام یا مہر بھی ہو۔

(۱۱) امتحان گاہ میں موبائل فون، بلیوٹوتھ، آئی پیڈ، ٹیبلٹ وغیرہا میں سے کوئی چیز امتحان گاہ میں لانے کی اجازت نہیں۔روزانہ پرچہ شروع ہونے سے پہلے ناظم مرکز امتحان یا نائب ناظم امیدواروں کو ہدایت کریں گے کہ وہ اپنی جیبوں کی تلاشی لیں اور اپنے پاس کسی قسم کا کاغذ، کتابیں، نوٹس وغیرہ نہ رکھیں۔نیز دیر (تیس منٹ کے اندر) سے آنیوالے کسی امیدوار کو اس وقت تک کمرۂ امتحان میں نہ آنے دیا جائے، جب تک مذکورہ ہدایات اسے نہ دے دی جائیں۔

(۱۲) اگر کوئی امیدوار شق نمبر ۱۱ کے تحت کئے گئے اعلان کے بعد بھی اپنے پاس یا اپنی پہنچ میں پرچے سے متعلق کوئی کاغذ، نوٹس یا کتاب رکھے گا یا کسی سے مدد حاصل کرتے ہوئے یا کسی کی مدد کرتے ہوئے یا امتحان سے متعلق کوئی اور ناجائز ذریعہ استعمال کرتے ہوئے پایا جائے تو ناظم مرکز امتحان اسے کمرہ امتحان سے باہر نکال دے گا اور اس کی تحریری شکایت ناظم امتحان کو کرے جس پر اسے کم سے کم ایک سال اور زیادہ سے زیادہ تین سال تک تمام امتحانات کے لئے نااہل قرار دیا جا سکتا ہے۔

(۱۳) اگر کسی امیدوار کے پاس یا اس کی پہنچ میں کوئی کاغذات، کتابیں یا نوٹس پائے گئے جو امتحان میں اسے کسی قسم کی مدد دے سکیں تو!

الف۔ اگراس قسم کے کاغذات،نوٹس یا کتابوں کا امیدوار کے پاس یا اس کی پہنچ میں پایا جانا نادانستہ ہو اور بدنیتی پر مبنی نہ ہوتو اسے غیر اخلاقی سرگرمی کا مرتکب گردانے بغیر اس کا جوابی پرچہ انضباطی کاروائی کے طور پر منسوخ کیا جاسکتا ہے۔

ب۔ مذکورہ بالا صورت کے علاوہ دوسری صورتوں میں امیدوار کو اس تعلیمی سال کے دوران کوئی بھی امتحان پاس کرنے کیلیئے نااہل قرار دیدیا جائے گا۔

(۱۴) جو امیدوار امتحان کے دوران دھوکہ دہی کی کسی دانستہ کوشش مثلاً جوابی پرچے تبدیل کرنا،جعلی جوابی پرچے کا استعمال،تلبیس شخصی یا سنگین غلط روی کا مرتکب پایا گیا تو اسے اور جعلی امیدوار کو (اگر وہ تنظیم سے الحاق یافتہ مدرسے سے متعلق ہو) کم از کم تین سال اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال یا معاملے کی سنگینی کے مطابق آئندہ ہمیشہ کیلیئے ہر قسم کے امتحان کے لئے نااہل قرار دیا جاسکتا ہے۔اگر جعلی امیدوار تنظیم سے الحاق یافتہ کسی مدرسے سے متعلق نہ ہو یا تنظیم کا آخری امتحان (شہادۃ عالمیہ) پاس کر چکا ہوتو ناظم امتحانات صدر کے مشورے سے معاملے کی نزاکت کی مطابق سندات کی منسوخی کی تجویز دے سکتا ہے اور بوقت ضرورت ناظم اعلیٰ وصدر کے مشورے سے رپورٹ پولیس میں درج کرائیگا۔

(۱۵) جو امیدوار اپنی شناخت کی غرض سے جوابی پرچے میں کسی قسم کی کوئی نشانی بنائے یا کوئی اور ذریعہ اختیار کرے تو:

(االف) اگر وہ امتحان میں کامیابی حاصل کرلیتا ہے تو اس کا نتیجہ منسوخ کر کے اسے اس سال امتحان کے لئے نااہل قرار دیدیا جائے گا۔

(ب) ایسے امیدوار کو امتحان میں ناکامی کی صورت میں اس سال اور اگلے سال کے لئے نااہل قرار دیا جاسکتا ہے۔

(۱۶) جو امیدوار اپنے نمبروں کے سلسلے میں ممتحن پر اثر انداز ہونے کے لئے ممتحن سے رابطہ کرے گا یا رابطہ کرنے کی کوشش کرے گا اسے ناجائز ذرائع استعمال کرنے کا مرتکب سمجھا جائے گا اور شق نمبر ۱۲ کے مطابق سزا دی جاسکے گی۔

وضاحت: کسی رشتے دار،سرپرست یا دوست کی طرف سے کیا گیا رابطہ بھی امیدوار کی طرف سے ہی سمجھا جائیگا اور اسے قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔امیدواروں کو جوابی پرچے کے ذریعے ممتحن سے کوئی اپیل کرنے کی ممانعت ہے جس جوابی پرچے میں ایسی اپیل کی گئی ہوا سے منسوخ کیا جائے گا۔

(۱۷) جو امیدوار کمرۂ امتحان میں ناظم مرکز امتحان کی حکم عدولی کرے،کسی دوسرے امیدوار کے ساتھ اپنی نشست تبدیل کرے، واک آؤٹ یا قلم چھوڑ ہڑتال کرے، یا ایسا کرنے پر دوسرے کو اکسائے، یا کسی اور طریقے

سے کمرۂ امتحان کے اندر یا قریب غلط روی کا مرتکب ہو، ناظم مرکز امتحان کو اسے کمرۂ امتحان سے باہر نکالنے کا اختیار ہوگا۔اس کے ساتھ ساتھ جرم کی سنگینی کے مطابق اسے مندرجہ ذیل میں سے کوئی بھی سزا دی جاسکتی ہے :

الف۔ جوابی پرچے کی منسوخی ب۔ ایک سال تک کے لئے نا اہل۔
ج۔ تین سال تک کیلئے نا اہل د۔ پانچ سال تک کے لئے نا اہل۔

(۱۸) کمرۂ امتحان میں جس امیدوار کے پاس آتشیں اسلحہ یا کوئی بھی ایسی چیز (جو ہتھیار یا آلہ ضرر کے طور پر استعمال ہو سکتی ہو) پائی گئی تو اسے شق نمبر ۱۷ کے مطابق غلط روی کا مرتکب سمجھا جائے گا اور اسی کے مطابق سزا دی جائے گی۔

(۱۹) بے قاعدگی، غلط روی کے مرتکب اور ناجائز ذرائع استعمال کرنے والے ملزم کسی امیدوار کو دی گئی سزا اس وقت تک نافذ العمل نہیں ہوگی جب تک امیدوار کو مجوزہ سزا کے خلاف اظہار وجوہ کا معقول موقع نہ دیا جائے۔اظہار وجوہ کی زیادہ سے زیادہ مدت ایک ماہ ہے۔

(۲۰) امیدوار اپنے خلاف ''انضباطی کمیٹی'' کا فیصلہ موصول ہونے کے ۲۰ دن کے اندر اندر صدر گرامی کے پاس اپیل کرسکتا ہے۔صدر گرامی کی رائے میں ایسے حقائق سامنے آئیں جو اگر پہلے کمیٹی کے سامنے پیش کئے جاتے تو اس کا فیصلہ موجودہ فیصلے سے مختلف ہوتا تو صدر ایسے حقائق کو تحریری صورت میں کمیٹی کے سامنے پیش کئے جانے کے احکامات جاری کرسکتا ہے۔
کمیٹی پھر اس معاملے پر نظر ثانی کرے گی اور کمیٹی کا متفقہ فیصلہ اگر اسے صدر کی تائید حاصل ہو تو قطعی اور آخری ہوگا۔صدر اور کمیٹی میں اختلاف رائے کی صورت میں معاملہ صدر کے سامنے پیش کیا جائے گا جو یا تو خود اس کا فیصلہ کریگا یا اپنی صوابدید پر یہ معاملہ مجلس عاملہ کے سامنے پیش کریگا۔

ضابطہ نمبر ۱۵: **معاون کاتب کا تقرر:**

(۱) صرف انہی امیدواروں کو کاتب کی سہولت سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دی جائے گی جو کسی ایسی مستقل معذوری مثلاً نابیناپن، جزوی نابیناپن، مقطوع الید، فالج وغیرہ کا شکار ہوں جسکے باعث وہ لکھنے کے قابل نہ ہوں، بشرطیکہ ایسی معذوری کی تصدیق کم از کم اسسٹنٹ سرجن کے عہدے کے میڈیکل آفیسر سے کروائی جائے اور کاتب کیلئے درخواست متعلقہ ادارے کے لیٹر پیڈ پر سربراہِ ادارہ کی تصدیق کیساتھ داخلہ فارم کے ہمراہ جمع کروائی جائے۔

(۲) حقیقی عارضی معذوری کی صورت میں ناظم امتحانات کو کاتب کی فراہمی کی اجازت دینے کا اختیار ہوگا اگر اس کی رائے میں امیدوار واقعی اس رعایت کا مستحق ہو۔

(۳) کاتب کا امیدوار سے کم تعلیمی قابلیت والا ہونا ضروری ہے۔

(۴) ناظم مرکز امتحان مناسب کاتب کا انتخاب کرنے کے بعد فوری طور پر امیدوار اور کاتب کے مکمل کوائف ناظم شعبہ امتحانات کو بھیجے گا، اردو اور عربی رسم الخط کی اچھی استعداد رکھنے والے کو ہی کاتب کے طور پر مقرر کیا جائے گا تاکہ معذور امیدواروں کی حق تلفی نہ ہو۔

(۵) شہادۃ عالیہ اور عالمیہ کے امتحان میں شریک ہونیوالے معذور امیدوار ثانویہ خاصہ تک کی استعداد کا حامل کاتب، شہادۃ خاصہ اور عامہ کیلئے لکھنے پڑھنے کی مناسب استعداد رکھنے والے کو معاون بنایا جاسکتا ہے ۔

(۶) ناظم مرکز، معذور امیدوار کیلئے علیٰحدہ کمرے کا بندوبست کریگا اور نگرانی کیلئے نگران/ناظم مقرر کریگا۔

(۷) نابینا امیدواروں کو تنظیم کے خرچ پر کاتب مہیا کیا جائے گا اور انہیں پرچہ حل کرنے کے لئے مقررہ وقت سے پینتالیس منٹ زیادہ دیئے جائیں گے۔ دیگر معذوروں کو پرچہ حل کرنے کے لئے عام امیدواروں سے آدھا گھنٹہ زیادہ دیا جائے گا۔

ضابطہ نمبر ۱۶: **انضباطی کمیٹی:**

صدر تنظیم ایک انضباطی کمیٹی تشکیل دے گا جو ناظم امتحانات اور شعبہ امتحان (امتحانی بورڈ) کے دو ارکان (یا جنہیں وہ مناسب خیال کرے) پر مشتمل ہوگی یہ کمیٹی ناظم مرکز امتحان کی طرف سے موصولہ شکایات اور امیدواروں کی طرف سے کی گئی بے قاعدگیوں اور قانونی خلاف ورزیوں کا جائزہ لے کر قواعد وضوابط کے مطابق فیصلے کرے گی۔

ضابطہ نمبر ۱۷: **امتحان کی کلی یا جزوی منسوخی:**

(الف) اگر کسی مرحلے پر کسی مرکز یا مراکز میں بڑے پیمانے پر غیر قانونی ذرائع کے استعمال کی توثیق یا ظن غالب ہو جائے تو تنظیم کے بہترین اور عظیم تر مفاد میں مرکزی صدر اور مرکزی ناظم اعلیٰ کے مشورے سے ناظم شعبہ امتحانات کلی یا جزوی طور پر امتحانات کو منسوخ کرنے کا مجاز ہوگا۔

(ب) اس کلی یا جزوی طور پر منسوخ امتحان کے متبادل امتحان معقول مدت کے اندر منعقد کیا جائے گا اور اس کا طریق کار شعبہ امتحانات (امتحانی بورڈ) طے کرے گا۔

ضابطہ نمبر ۱۸: **اعلان نتیجہ:**

(۱) ناظم امتحانات اور شعبہ امتحانات (امتحانی بورڈ) کو اس امر کا پابند بنایا جائیگا کہ وہ کسی بھی درجہ کے امتحان کے آخری پرچے کی تاریخ کے بعد ساٹھ دن کے اندر تمام مراحل کی تکمیل کے بعد حتمی نتائج کا اعلان کرے، تاکہ کامیاب طلبہ وطالبات کے مفادات کو نقصان نہ پہنچے اور وہ حصول روزگار یا اعلیٰ تعلیم کے ممکنہ مواقع سے

محروم نہ رہ جائیں۔

(۲) اگرانتہائی ناگزیر مواقع اوراسباب کی بنیاد پر نتیجے کے اعلان میں تاخیر کا اندیشہ ہوتو ناظم امتحانات، صدراور ناظم اعلیٰ کو تحریری طور پران وجوہ سے مطلع کر کے زیادہ سے زیادہ دو ہفتے کی رعایتی مہلت لے سکتا ہے۔

ضابطہ نمبر ۱۹: **معیار کامیابی:**

۱۔ **درجہ تخصص**

(الف) درجہ تخصص کے کورس ورک کے طور پر پڑھائے جانیوالے تمام مضامین میں کامیابی کیلئے پچاس فیصد (۵۰٪) نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔

(ب) تحقیقی مقالہ اورمناقشہ میں کامیابی کیلئے ساٹھ فیصد (۶۰٪) نمبر حاصل کرنا لازم ہوگا۔

۲۔ **درجہ عالمیہ و عالیہ:**

(الف) درجہ عالمیہ اورعالیہ کے 12 پرچے ہونگے . چھ سال اوّل اور چھ سال دوم میں اور ہر پرچہ سو نمبروں کا ہوگا۔

(ب) ہر پرچہ میں کامیابی کیلئے پینتالیس فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

(ج) تمام پرچوں اور تحقیقی مقالہ میں کامیاب ہونا لازم ہوگا۔

ناکام: دو سے زائد پرچوں میں ناکام ہونے کی صورت میں امیدوار ناکام قرار پائے گا اور آئندہ امتحان میں مکمل امتحان دینا ہوگا۔

مجاز ضمنی امتحان: ایک یا دو پرچوں/تحقیقی مقالہ میں ناکام ہونے کی صورت میں امیدوار ضمنی امتحان میں شرکت کا مجاز ہوگا۔

کسی بھی درجے کا سال اوّل کا مجاز ضمنی سال دوم کے امتحان میں شمولیت کا اہل ہوگا۔

تحقیقی مقالہ میں ناکام امیدوار کیلئے دو اضافی چانس دیئے جائیں گے۔

انعقاد ضمنی امتحان: کسی بھی درجے کے ضمنی امتحان کے انعقاد کیلئے ایک لازمی شرط یہ بھی ہوگی کہ سالانہ امتحان میں شریک طلبہ و طالبات کی مجموعی تعداد کے تناسب سے کم از کم دس فیصد امیدواران ''مجاز ضمنی'' قرار پائے ہوں، اس سے کم تعداد ہونے کی صورت میں انہیں اگلے سال سالانہ امتحان میں بحیثیت مجاز ضمنی امتحان شریک ہونا پڑے گا۔

نوٹ: (الف) کسی بھی درجہ کے سال اوّل اور دوم میں سے کسی میں مجاز ضمنی قرار پانے والے امیدوار کو دو چانس

دیئے جائیں گے دوسرے چانس میں ناکام ہونے پر نئے سرے سے مکمل امتحان دینا ہوگا۔ دو چانس سے مراد متصلاً بعد میں منعقدہ ضمنی امتحان اور آئندہ کا سالانہ امتحان ہے۔

(ب) ضمنی امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کی صورت میں امیدوار متعلقہ امتحانی سال میں کامیاب شمار ہوگا جبکہ اگلے سالانہ امتحان میں کامیابی پر اگلا امتحانی سال شمار کیا جائے گا۔

(ج) کسی بھی درجہ کے سال اول کے بعد دو سال کے اندر سال دوم کا امتحان دینا ہوگا۔ ورنہ اس کا سال اول کا امتحان کالعدم قرار پائے گا۔

معیار کامیابی: درجہ ثانویہ خاصہ، ثانویہ عامہ اور درجہ متوسطہ:

☆ درجہ عالیہ، اور نچلے درجات کے امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کم ازکم مطلوبہ معیار۔

(الف) ہر پرچہ میں کامیابی کیلئے تینتیس فیصد نمبر (۳۳٪) حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

(ب) ان درجات میں سے ہر درجہ کے تمام پرچوں میں کامیابی حاصل کرنا لازمی ہوگا۔

ناکام: مندرجہ ذیل صورت میں امیدوار ناکام قرار پائے گا۔

☆ عالیہ اور نچلے درجات میں دو سے زائد پرچوں میں فیل ہونے والا امیدوار۔

مجاز ضمنی: ☆ مندرجہ ذیل صورتوں میں امیدوار مجاز ضمنی ہوگا۔

(الف) درجہ متوسطہ، عامہ، خاصہ اور عالیہ میں ایک یا دو پرچوں میں فیل ہونیوالا امیدوار ۔

(ب) ضمنی امتحان کے دو مواقع دیئے جائیں گے۔ دو چانس میں ناکام ہونے والا امیدوار مکمل طور پر ناکام قرار پائیگا ۔ دو چانس سے مراد متصلاً بعد میں منعقدہ ضمنی امتحان اور آئندہ کا سالانہ امتحان ہے۔

(ج) سال اوّل کا مجاز ضمنی سال دوم کے امتحان میں شمولیت کا اہل ہوگا۔

ضابطہ نمبر ۲۰: **درجہ تجوید و تحفیظ القرآن:**

''تنظیم'' مستند قراء اور سند یافتہ حفاظ کرام و مدارس ملحقہ کے طلبہ و طالبات کا حفظ و قرأت کا خصوصی امتحان لے کر سند جاری کرے گی۔

معیار کامیابی: امیدوار کو تجوید و حفظ کے امتحان میں کامیابی کے لئے کم از کم تینتیس فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری

ہونگے۔تجوید کے کل دوصد اور حفظ کے ایک سو نمبر ہوں گے۔

ضابطہ نمبر ۲۱: کامیابی کے درجات اور ان کا معیار (گریڈنگ/ڈویژن)

تنظیم المدارس کے تحت منعقدہ امتحانات میں کامیابی کے درجات اور ان کا معیار حسب ذیل ہوگا۔

درجہ تخصص:

درجہ اول	ممتاز مع الشرف	اے گریڈ اسی فیصد (۸۰٪) یا زیادہ	
درجہ دوم	(ممتاز)	بی گریڈ	ساٹھ فیصد (۶۰٪) تا اناسی فیصد (۷۹٪)
درجہ سوم	جید	سی گریڈ	پچاس فیصد (۵۰٪) تا انسٹھ فیصد (۵۹٪)

درجہ عالیہ، عالمیہ:

درجہ اول	ممتاز مع الشرف	اے گریڈ ستر فیصد (۷۰٪) یا زیادہ	
درجہ دوم	(ممتاز)	بی گریڈ	ساٹھ فیصد (۶۰٪) تا انہتر فیصد (۶۹٪)
درجہ سوم	جید	سی گریڈ	پینتالیس فیصد (۴۵٪) تا انسٹھ فیصد (۵۹٪)

درجہ ثانویہ خاصہ، ثانویہ عامہ اور تجوید و حفظ:

درجہ اول	ممتاز مع الشرف	اے گریڈ	ستر فیصد (۷۰٪) یا زیادہ
درجہ دوم	ممتاز	بی گریڈ	ساٹھ فیصد (۶۰٪) تا انہتر فیصد (۶۹٪)
درجہ سوم	جید	سی گرید	اکتالیس فیصد (۴۰٪) تا انسٹھ فیصد (۵۹٪)
درجہ چہارم	مقبول	ڈی گریڈ	تینتیس فیصد (۳۳٪) تا چالیس فیصد (۳۹٪)

ضابطہ نمبر ۲۲: رعایت و سہولت:

☆ امتحانی بورڈ کو چند صورتوں میں امیدواروں کو رعایت دینے کے بارے میں فیصلے کا اختیار ہوگا یعنی امتحانی بورڈ کو اختیار ہوگا کہ:

(الف) کسی امیدوار کو جو ایک یا زیادہ پرچوں میں فیل ہو مطلوبہ اضافی نمبر دے کر پاس قرار دے دے بشرطیکہ کل مطلوبہ نمبر چھ سے زیادہ نہ ہوں۔

(ب) کسی امیدوار کو جو مجموعی نمبروں میں فیل ہو کم از کم مطلوبہ اضافی نمبر دے کر پاس قرار دے دے بشرطیکہ

مطلوبہ نمبر مقررہ رعایتی نمبروں سے زیادہ نہ ہوں، امتحانی بورڈ اضافی نمبروں کو اپنی صوابدید کے مطابق مجموعی نمبروں یا کسی پرچے/پرچوں کے نمبروں میں شامل کر سکتا ہے۔ اگر امیدوار مجموعی نمبروں اور کسی پرچے/پرچوں دونوں میں فیل ہو رہا ہو۔ مگر کسی بھی صورت میں کل اضافی نمبر مقررہ رعایتی نمبروں سے زیادہ نہیں ہوں گے۔

(ج) کسی امیدوار کو کم از کم مطلوبہ اضافی نمبر دے کر بہتر اضافی ڈویژن عطا کر دے بشرطیکہ مطلوبہ نمبر چھ سے زائد نہ ہوں۔

نوٹ: واضح رہے کہ شق (الف) کی صورت میں اگر امیدوار کے حاصل کردہ مجموعی نمبر پاس ہونے کے لئے کم از کم مطلوبہ مجموعی نمبروں سے زیادہ ہوں تو اس پرچے میں جس میں وہ فیل ہو رہا ہو دیئے گئے اضافی نمبر اس کے دوسرے پرچوں میں سے اس طرح کاٹے جائیں گے کہ اس کے مجموعی نمبر پاس ہونے کیلئے کم از کم مطلوبہ مجموعی نمبروں سے کم نہ ہوں۔

(د) کسی امیدوار کو اوپر دی گئی رعایتوں میں سے صرف ایک سے فائدہ اٹھانے کی اجازت ہوگی اگر کوئی امیدوار مجموعی نمبر اور کسی پرچے میں فیل ہو رہا ہو اور اس پرچے میں اوپر بیان کی گئی شرائط کے مطابق مطلوبہ اضافی نمبر دیئے جانے کے بعد وہ مجموعی نمبروں میں بھی پاس نمبروں کی حد حاصل کر لیتا ہے تو اس صورت کو ایک ہی رعایت تصور کیا جائے گا۔

ضابطہ نمبر ۲۳: **زبانی امتحان:**

(الف) اگر کسی عذر معقول کی بنا پر کسی پرچے کا زبانی امتحان لینے کی ضرورت پڑی تو زبانی امتحان ایک بورڈ لے گا جو تین ممتحنین پر مشتمل ہوگا یعنی مرتب پرچہ متعلقہ مضمون بطور صدر نشیں اور دو دوسرے ممتحنین جنہیں ناظم امتحانات نامزد کریگا۔

(ب) تحقیقی مقالات (عالمیہ و تخصص) میں کامیابی کیلئے مرحلہ وار مناقشہ کا اجراء کیا جائیگا جس کی پالیسی امتحانی بورڈ طے کرے گا۔

ضابطہ نمبر ۲۳: **نظر ثانی پرچہ و نتیجہ:**

اگر کوئی امیدوار کسی پرچے/پرچوں میں حاصل کردہ نمبرات پر عدم اطمینان کا اظہار کرے تو وہ درج ذیل شرائط کے ساتھ نظر ثانی کی درخواست ناظم امتحانات کو دے سکتا ہے۔

(الف) یہ درخواست اعلان نتیجہ کے تیس دن کے اندر اندر دی جائے۔اس مدت کے بعد دی گئی درخواست قابل قبول نہ ہوگی۔

(ب) درخواست کیساتھ مبلغ 200 روپے فی پرچہ فیس برائے نظر ثانی جمع کروانا ہوگی۔

(ج) درخواست اور فیس کی وصولی پر ناظم امتحانات کو اختیار ہوگا کہ وہ اس بات کا اطمینان کریں کہ!

۱۔ درخواست گزار کا نتیجہ صحیح طور پر مرتب اور شائع کیا گیا ہے۔اس میں جوابی پرچوں، ایوارڈ لسٹ، مجموعی نمبرات کی کاؤنٹنگ اور نتائج کی فہرست کی پڑتال شامل ہوگی۔

۲۔ جوابی پرچہ امیدوار کی اپنی لکھائی میں ہے۔

نوٹ: غیر معمولی حالات میں ناظم امتحانات اپنی صوابدید پر امیدوار یا اس کے سرپرست کو جوابی پرچہ دکھانے کی اجازت دے سکتا ہے تا کہ لکھائی کی پڑتال ہو سکے۔

☆ اگر ممتحن پرچہ جانچتے وقت سہواً کسی ایسے جواب پر نمبر نہیں لگا سکا جس کا امیدوار مستحق تھا تو اس جواب پر استحقاق کے مطابق نمبر لگانے کیلئے متعلقہ ممتحن کو بھیجا جائے گا اور حاصل کردہ نمبر مجموعی نمبرات میں شامل کر دیئے جائیں گے اور اگر غلطی واقع نہ ہوئی ہو جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے تو نتیجہ برقرار رکھا جائیگا۔

☆ اگر کسی طالب علم کو ضابطہ نمبر ۲۲ (الف تا ج) کے مطابق رعایت نہ مل سکی ہو وہ نظر ثانی کی درخواست بنام ناظم امتحانات مبلغ دوسو روپے فیس کے ساتھ تیس دن کے اندر جمع کرا سکتا ہے۔

بروقت درخواست کی گئی تو ناظم امتحانات حسب ضابطہ تسلی کریں گے، اگر پہلے رعایت نہ دی گئی ہو اور رعایت کا استحقاق ہوا تو رعایت دے کر نیا نتیجہ کارڈ جاری کیا جائیگا، بصورت دیگر سابقہ نتیجہ برقرار رکھا جائیگا۔

ضابطہ نمبر ۲۵: درجہ بڑھانے کیلئے امتحان:

تنظیم المدارس کا سند یافتہ کوئی بھی شخص ڈویژن بڑھانے کیلئے دوبارہ امتحان دے سکتا ہے۔ترقی درجہ کیلئے دو چانسز ہوں گے، امیدوار کلی یا جزوی امتحان دے کر اپنی ڈویژن بہتر بنا سکتا ہے، البتہ اسے داخلہ فارم کے ساتھ درخواست میں اس بات کی وضاحت کرنا ہوگی اور کامیابی کی صورت میں پہلی سند جمع کروا کے دوسری سند حاصل کر سکتا ہے۔تاہم ایسی صورت میں کسی انعام یا امتیازی پوزیشن کا مستحق نہ ہوگا۔

ضابطہ نمبر ۲۶: تصحیح شدہ متبادل (مثنّٰی) سند/نتیجہ کارڈ کا حصول:

الف؛ رزلٹ کارڈ یا سند میں غلط اندراجات کی تصحیح کیلئے اجراء کے تیس دن کے اندر درخواست دی جائے۔

ب: درخواست ادارے کے سربراہ کی وساطت سے جمع کرائیں۔تیس یوم کے اندر درخواست آنے کی صورت میں اگر تنظیم المدارس کے دفتری عملے کی کوتاہی سے غلط اندراج ہوا ہوتو بغیر فیس کے تصحیح کر کے مثنٰی کا اجراء کیا جائیگا۔

ج: سند یا نتیجہ کارڈ کی گمشدگی یا امیدوار کی غلطی کی وجہ سے تصحیح کی صورت میں متبادل سند،نتیجہ کارڈ کے حصول کیلئے ضروری ثبوت کی فراہمی (اخباری اشتہار اور سربراہ ادارہ کی تصدیق) کے ساتھ درخواست آنا لازم ہے

د: اضافی والحاقی کلمات،القابات کی وجہ سے تصحیح ان دستاویزات سے مستثنٰی ہوگی۔

مثنّٰی فیس کی شرح

نمبر	درجہ و شعبہ	مقدار فیس	تفصیل	مقدار فیس
ا۔	سند درجہ تخصص	500/=روپے	نتیجہ کارڈ	250/=روپے
ا۔	سند درجہ عالمیہ	400/=روپے	نتیجہ کارڈ	200/=روپے
۲۔	سند درجہ عالیہ	300/=روپے	نتیجہ کارڈ	150/=روپے
۳۔	سند درجہ ثانویہ خاصہ	250/=روپے	نتیجہ کارڈ	125/=روپے
۴۔	سند درجہ ثانویہ عامہ	200/=روپے	نتیجہ کارڈ	100/=روپے
۵۔	سند درجہ متوسطہ	200/=روپے	نتیجہ کارڈ	100/=روپے
۶۔	سند درجہ تجوید	200/=روپے	نتیجہ کارڈ	100/=روپے
۷۔	سند حفظ القرآن	200/=روپے	نتیجہ کارڈ	100/=روپے

ضابطہ نمبر ۲۷: ارجنٹ نتیجہ کارڈ/سند کا حصول:

اگر کسی امیدوار کو جاری عمل و نظام الاوقات سے پہلے فوری نتیجہ کارڈ/سند درکار ہوتو ادارے کے سربراہ کی توثیق وتصدیق کے ساتھ ارجنٹ اجراء کرواسکتا ہے،کسی بھی درجہ کے نتیجہ کارڈ/سند کیلئے ارجنٹ فیس 300 روپے ہے۔(علاوہ اصل فیس وواجبات)

ضابطہ نمبر ۲۸: تصدیق سندات وسرٹیفکیٹس:

سندات ورزلٹ کارڈز یا دیگر سرٹیفکیٹس کی تصدیق و ویریفکیشن کیلئے تحریری درخواست کے ساتھ کیس جمع کرانا ہو گا۔ ہر سرٹیفکیٹ وسند کی تصدیق کیلئے 50 , 50روپے فیس جمع کرانی ہوگی۔